سوال

اس دور میں شادی بیاہ کی تقریبات بعض برائی اور منکرات کے ارتکاب سے خالی نہیں ہوتیں مثلاان میں گانا،بجانا اور موسیقی ورقص اور بے پردگی اورشارٹ لباس ضرور ہوتا ہے میرا بہت اہم سوال ہے : 1 کیا اس طرح کی تقریب میں شرکت کی دعوت قبول کرنی جائز ہے ؟ 2 اگرچہ ان تقریبات میں ننانوے فیصد تقریبات گانے بجانے سے خالی نہیں ہوتیں خاص کران میں حرام موسیقی یا فحش کلمات ضرور پائے جاتے ہیں ، توکیا اس کا معنی یہ ہے کہ اس طرح کی تقریبات میں بالکل شریک نہ ہوا جائے ؟ 3 اگر ہم اس طرح کی تقریبات میں شامل نہ ہوں توکیا یہ قطع رحمی میں شامل ہوگا اور لوگوں کے درمیان عداوت وبغض کا باعث تونہیں بنے گا ؟ 4 اس طرح کی تقریبات میں شرکت کے لیے علماء شرط لگاتے ہیں کہ وہاں اس برائی سے روکا جائے ، لیکن اس روکنے والے کی بات کوکہاں تسلیم کیا جاتا ہے ، اوراصل میں اس طرح کے اوقات جسے وہ خوشی وسرور کے اوقات سمجھتے ہیں روکنے کی فرصت کہاں ہوتی ہے ؟ برائے مہربانی مولانا صاحب اگر آپ کے پاس وقت ہے تواس سلسلہ میں وافی وشافی معلومات فراہم کریں کیونکہ ہمارے دور میں یہ مسئلہ بہت پھیل چکا ہے ؟

جواب

الحمد للہ

1 برائی اور منکرات مثلا گانا،بجانا اور موسیقی یا فحش کلمات پر مشتمل شادی بیاہ کی تقریبات میں شریک ہونا جائز نہیں ، اوراس طرح کا فساد لوگوں کے درمیان پھیلانا مباح نہیں اور لوگوں کے لیے اس کوروکنے اور ختم کرنے سے رک جانا صحیح نہیں ، بلکہ ضرور منع کیا جائے

2 اس طرح کی تقریبات میں شریک نہ ہونا قطع رحمی شمار نہیں ہوتی ، بلکہ یہ تواپنے آپ کو برائی کا مشاہدہ اور موسیقی سننے سے محفوظ رکھنا ہے ، اوررشتہ داروں اوراقرباء کو یہ ضرور بتانا چاہیے کہ اگر وہ اس طرح کی خرافات اور منکرات نہ ہوں تووہ تقریب میں ضرور شریک ہوگا

3 اگر مدعو کو علم ہو کہ اس تقریب میں برائی اور منکرات پائی جائینگی اوروہ انہیں روکنے کی استطاعت نہیں رکھتا تواس کے لیے اس تقریب میں شریک ہونا جائز نہیں

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب اسے کسی ایسی تقریب اورولیمہ میں دعوت دی جائے جس میں معصیت ونافرمانی ہومثلا شراب نوشی اورگانا،بجانا پایا جائے اوراس کے لیے اس برائی کوروکنا اور ختم کرنا ممکن ہو تواس کا اس تقریب میں جانا اوراس برائی سے روکنا لازم ہے؛ کیونکہ اس طرح وہ دو فرض ادا کریگا ایک تواپنے مسلمان بھائی کی دعوت کو قبول کریگا ، اوردوسرا برائی کو ختم کریگا

لیکن اگر وہ اس کو نہیں روک سکتا تووہاں نہ جائے ، اوراگر اسے اس تقریب میں جا کر معصیت وبرائی کا علم ہو تووہ اس سے روکے ، اوراگر روک نہیں سکتا تووہاں سے واپس آجائے ، امام شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامۃ (214/7).

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

" اگر شادی کی تقریبات برائی ومعصیت مثلا مرد وعورت کے اختلاط اور گانے بجانے اور رقص وغیرہ سے خالی ہوں یا پھر اگر وہاں جائیں اورجا کر اس برائی کو روک دیں توپھر وہاں اس خوشی میں شامل ہونا جائز ہے ، بلکہ اگر وہاں کوئی برائی ہو جس کو ختم کرنے پر آپ قادر ہوں تووہاں آپ کا جانا واجب ہوجاتا ہے

لیکن اگر تقریبات میں ایسی برائی ہو جس کو آپ روک نہیں سکتے تو آپ کے لیے وہاں جانا حرام ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا عمومی فرمان ہے :

اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہیں جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے، اور دنیوی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتے رہیں تاکہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب (اس طرح) پھنس نہ جائے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی الانعام (70).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی مذاق بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کن عذاب ہے لقمان (6).

گانے بجانے اور موسیقی کی مذمت میں وارد شدہ احادیث بہت ہیں" انتہی

ماخوذ از: فتاوی المراۃ المسلمۃ جمع و ترتیب محمد المسند (92).

والله اعلم.